© rasailojaraid.com

کریں گے کہ جس کے نفاذ سے اس قتل کا سد باب ہو جائے گا جو غیرت کے نام پر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے: لڑکی کا نکاح ولی کراتا ہے اور اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ یہ نکاح گھر کے اندر ہوتا ہے اور اس کے گواہ افراد خانہ ہوتے ہیں۔ حکمران یہ قانون چلا دیں۔ اس سے کورٹ میرج کی راہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائے گی اور غیرت کے نام پر قتل رُک جائے گا۔ جب کورٹ میرج کا دروازہ بند ہو جائے گا تو نہ کوئی لڑکی گھر سے بھاگے گی، نہ کوئی لڑکا اسے بھگا کر لے جائے گا اور نہ کوئی لڑکی اپنے والد، بھائی کی انتقامی غیرت کا شکار ہوگی۔

نام نہاد ترقی پسند خواتین جو چاہیں کر لیں اور اپنی جتھابندی کے زور پر حکمرانوں سے جو چاہیں منوا لیں مگر یہ نوشتہ دار انمنٹ ہے کہ ان کی تمام مساعی بیہودہ نقش بر آب ثابت ہوں گی۔ علمائے اسلام کی مزاحمت، سیکولر قانون سازوں کی اکثریت کی راہ نہیں روک سکتی مگر......اتنا ضرور کر دیتی ہے کہ ان کے منظور کردہ غیر اسلامی قوانین کو نافذ العمل نہیں ہونے دیتی۔ اہلِ پاکستان کی غالب اکثریت کی دولتِ ایمان پر ان کی بے خبری میں بڑے بڑے ڈاکے ڈالے گئے لیکن جب علمائے اسلام نے انہیں خوابِ غفلت سے جگایا تو انہوں نے ان ڈاکوؤں کا خوب تعاقب کیا اور ان کی ڈاکہ زنی کو مٹا کے چھوڑا۔

آزاد کشمیر کی نااہل قیادتیں

آزاد کشمیر جسے مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا بیس کیمپ ہونا چاہیے تھا وہاں مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا نام لیوا کوئی نہیں۔ ہر سال 5 فروری کا دن، یوم یکجہتی کشمیر ایک بے روح رسم کے طور پر منایا جاتا ہے اور مظفر آباد میں تعینات اقوامِ متحدہ کے مبصر مشن کو ایک عرضداشت پیش کر کے معاملہ ختم کر دیا جاتا ہے۔ آزاد کشمیر کی تمام سیاسی جماعتیں، اقتدار کی جنگ میں پاگل ہو چکی ہیں اور بھول چکی ہیں کہ ان کا ہدف مقبوضہ کشمیر کی آزادی تھا اور اہل کشمیر کو اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق استصواب دلانا تھا مگر سردار ابراہیم اور سردار عبدالقیوم کے ورثا آزاد کشمیر میں اقتدار کی رسہ کشی میں اتنے منہمک ہو چکے ہیں کہ میر پور اور راولپنڈی، اسلام آباد میں جائیدادیں بنانے کے سوا انہیں کچھ یاد نہیں رہا۔ آزاد کشمیر کی اسمبلی کی کسی کاروائی میں کشمیر کی آزادی کا ذکر پڑھنے کو نہیں ملا۔ پاکستان کی درجنوں جماعتیں سارے جہان سے چندے آزادی کشمیر کے نام پر جمع کرتی اور ہڑپ کرتی آ رہی ہیں۔ جب آزاد کشمیر کی یہ حالت ہوگی تو حکومتِ پاکستان کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کس کام کی؟ اقوامِ متحدہ امریکہ کی لونڈی باندی ہے۔ حکومت پاکستان کی ساری جدوجہد کا حاصل ڈائیلاگ ہیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو سال ہا سال کی سفارت کاری کے بعد کہیں شروع ہوتے ہیں اور پھر غیر معینہ مدت کیلئے ٹوٹ جاتے ہیں۔

انڈیا سے تجارت کرنا اور اسے واہگہ کے راستے افغانستان تک زمینی رسائی دینا۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں کی پرانی آرزو تھی جو پوری ہوگئی۔ خالصتان کی تحریک کے دوران اول الذکر نے انڈیا کی مدد کی اور اب مودی نے میاں صاحب کے سر پر پگڑی باندھ کر ''پگ وٹ'' بنالیا تو آزادی کشمیر کہاں رہ گئی۔

ہماری سفارت کاری خاک رہ گئی۔ افغانستان جو ہمارا مسلمان بھائی ہے جس کیلئے روز اول سے ہماری سرحدیں کھلی ہیں جس کیلئے ہمارے دلوں کے دروازے کھلے ہیں اور جس کے حق میں ہمارے ملک کا بچہ بچہ ''افغان باقی، کوہسار باقی'' کا نغمہ الاپتا ہے مگر وہ ہمیشہ ہمارے وجود کے دشمن انڈیا کی ہم نوائی کرتا اور اپنی سرزمین ہمارے خلاف استعمال کرنے کیلئے انڈیا کو سہولت دیتا ہے۔ کیا یہی سفارت کاری ہوتی ہے؟

کیا عدلیہ بھی سوگئی ہے؟

ایبٹ آباد میں جرگے کے حکم پر بدترین ظلم ڈھایا گیا اور پندرہ سالہ بچی عنبرین کو جلا دیا گیا۔ آسمان گرا، نہ زمین پھٹی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس سوختہ جان کا کیا قصور تھا اور اگر کوئی قصور تھا اور ہم امکانی طور پر بدترین جرم یعنی بدکاری کو بھی مان لیں (یہ مفروضہ ہے۔ ہم مرحومہ پر بحث کی خاطر بھی یہ الزام دھرتے ہوئے اللہ سے ڈر رہے ہیں) پھر بھی یہ کہیں گے کہ ملک میں جنگل کا قانون کب سے رائج ہوا ہے؟ عمران خان کے صوبے میں یہ ظلم! شاید اسی کو وہ نیا کے۔ پی۔ کے کہتے ہیں۔

ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ پیپلز پارٹی کے لیڈر جناب امیر ہزار خان بجارانی، اسی قسم کے کسی جرگہ کا حصہ تھے تو سپریم کورٹ میں طلب ہوئے اور سخت ندامت کے عالم میں جرگہ سے اپنی برأت کر کے معذرت خواہ ہوئے۔

اگر صوبائی حکومت نے اس مظلومہ کا خونِ ناحق، جو بغیر کسی اختیار کے اور نہایت غیر انسانی طور پر بہایا گیا، رزقِ خاک کر دیا تو صوبہ کی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب ہی از خود نوٹس لیتے۔ یہ نہ ہوا تو وزیراعظم ہی اس ظلمِ عظیم پر ایک آنسو بہا دیتے۔ مگر یہاں کسے پروا؟ آخری فریاد چیف جسٹس آف پاکستان سے ہے کہ وہی اس کا نوٹس لیں۔ یہ بچی میدانِ حشر میں یہ سوال ضرور پوچھے گی کہ اسے کس جرم میں آگ میں جھونکا گیا تھا۔ اس وقت انتظامی اور عدالتی حکام یقیناً معرضِ حساب میں طلب کئے جائیں گے۔

اچھی بری حکمرانی کا فیصلہ اسی ایک حادثہ فاجعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ کیا عرب کا زمانہ جاہلیت عود

© rasailojaraid.com